تحریک جدید کے سنتالیسویں سال کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

قریباً گزشتہ چار ماہ میں آپ سے دور بھی تھا اور آپ کے قریب بھی تھا اپنی دعاؤں کے ساتھ۔ آج میں یہاں لمبے عرصہ کے بعد خطبہ کے لئے کھڑا ہوں اور بہت خوش ہوں آپ سے مل کر اور میں بہت خوش رہا ان سے بھی مل کر جنہیں بارہ ممالک میں تین براعظم میں میں اس عرصہ میں ملتا رہا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے تمہارے شامل حال جو نعمت بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے تمہیں ورثہ میں نہیں ملتی کوئی نعمت اگر خدا نہ چاہے تمہاری کوششیں تمہارے لئے نعمتیں پیدا نہیں کرتیں اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ ابتلا اور امتحان میں بھی ڈالتا ہے تا بتائے کہ جو کچھ ملا اُسی سے ملا، جو ملتا ہے اُسی سے ملتا ہے اور جو ملے گا اُسی سے ملے گا۔

آج ایک خوشی یہ بھی ہے کہ اس جمعہ پر سال میں ایک بار جو میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اس وقت میں کر رہا ہوں۔ تحریک جدید قریباً ۴۶ سال قبل اللہ تعالیٰ کی عین منشا کے مطابق جاری کی گئی اور جو کچھ میں نے اس ملک سے باہر دنیا میں دیکھا اور جن نعمتوں کو پایا اور جو خوشیاں مجھے پہنچیں یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے اپنے ایک بندہ کے ذریعہ سے آج سے قریباً ۴۶ سال قبل ان نعمتوں کے قیام اور اجرا کے سامان پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ اُس ہمارے محبوب کے درجات کو بہت بلند

کرے اور جو تحریکیں اس نے شروع کی تھیں ان کے ذریعہ سے جماعت پر اپنی نعمتوں میں اوراضافہ کرے اور ہمیں اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چل کر اسی طرح جس طرح انہوں نے پایا ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے سامان ملیں۔

۴۶ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ اس جماعت کی جو حالت تھی وہ آج سے مختلف تھی۔ آج تک جتنا زمانہ گزرا ہے قریباً نصف زمانہ گزرا تھا اس کے مقابل اُس وقت جماعت کو قائم ہوئے اور جیسا کہ بتایا گیا تھا اور تسلّی دی گئی تھی آہستہ آہستہ جماعت ترقی کرتی چلی جارہی تھی۔ یہ آہستہ آہستہ ترقی دو شکلوں میں ظاہر ہو رہی تھی۔ ایک آہستہ آہستہ دنیا میں پھیلتی چلی جارہی تھی۔ شروع میں تو قادیان یا چند اور شہر تھے جو فیض پارہے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کے ایک عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ۔ پھر پنجاب میں پھیلنی شروع ہوئی۔ پھر پنجاب سے نکل کے ہندوستان میں داخل ہوئی سارے ہندوستان میں۔ پھر ہندوستان سے نکلی اور باہر کے ملکوں میں پھیلنے لگی اس طرح جس طرح کوئی اکّا دُکّا بیج ہوائیں اڑا کے کسی خطّہء ارض میں لے جاتی ہیں اور وہاں ایک نئی قسم کی روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے اس طرح یہ خدا سے اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے والی جماعت قائم ہوئی۔ کہیں ایک خاندان احمدی ہو گیا کہیں دو ہو گئے مثلاً افریقہ کے ایک ملک میں صرف ایک احمدی ۱۹۳۰ء سے بھی پہلے کے تھے۔ نائیجیریا میں اس ملک کے سربراہ گئے تو اس احمدی خاندان کے ایک فرد ان کے اُس ڈیلیگیشن (Delegation) میں شامل تھے اور جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں نائیجیریا کی جماعت نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ ہر کمرے میں رکھا ہوا تھا اور اس پر اپنے مشن کا پتہ اور ٹیلیفون نمبر بھی درج کیا ہوا تھا۔ اُنہوں نے دیکھا اور بڑے حیران ہوئے فون کیا مشن کو اور کہا کہ مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ جماعت اتنی ترقی کر گئی اور انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد احمدی ہوئے تھے ان کی وفات ہوگئی ۱۹۴۰ء میں اور اس کے بعد ہمارا ملاپ مرکز سے نہیں رہا لیکن ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے دلوں میں انہوں نے جماعت کو اس مضبوطی سے قائم کیا تھا کہ اسے نہیں ہم چھوڑ سکتے تھے اور اس پر قائم ہیں۔ اسی طرح اور بہت ساری جگہوں پر احمدی ہو گئے جماعت پھر وہاں بڑھنی شروع ہوئی۔ شروع میں جو ہمارے مبلّغ گئے ہیں وہ گاؤں گاؤں پھرے۔ ایسا واقعہ بھی انہیں پیش آیا

کہ شام کو ایک گاؤں نے انکار کیا اپنے پاس رکھنے سے، دوسرے گاؤں نے انکار کیا، تیسرے گاؤں نے انکار کیا کوئی احمدی نہیں تھا اُس علاقے میں، چوتھے گاؤں نے، پانچویں گاؤں نے پھر کوئی شریف آدمی اگلے گاؤں میں ملا اور کہا ٹھیک ہے ہمارے پاس رہ جاؤ مہمان، کتابیں سر پر اٹھائی ہوئی تھیں ٹھہر گئے۔ وہاں ان سے تبادلہ خیال ہوا اور ان کو مسائل بتائے، ان کو حوالے دکھائے، قرآن کریم کی آیات ان کے سامنے پیش کیں ان کو ضرورت زمانہ سے آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو کھولا اور وہ احمدی ہو گئے اور تحریک جدید کے اجرا سے بھی پہلے جو تھوڑی بہت کوشش ہوئی اس کا نتیجہ یہی تھا کہ بعض ملکوں میں احمدیت چلی گئی اور غانا میں مَیں ایک ایسے بزرگ احمدی کی قبر پہ بھی دعا کے لئے گیا جن کی وفات ۱۹۲۶ء میں ہوئی تھی جنہوں نے احمدیت کی خاطر بڑے دکھ اٹھائے تھے، بڑی مصیبتیں سہی تھیں اور ہمارے مبلّغ کے ساتھ مل کر انہوں نے لوگوں کی خدمت کی اخلاقی اور روحانی طور پر۔ چند آدمی تھے اُس وقت اور آج اندازہ کے مطابق پانچ لاکھ سے دس لاکھ کے درمیان (غانا جو چھوٹا سا ملک ہے) وہاں احمدی پائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اعلان کیا گیا تھا ایک اصول بتایا تھا اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء:۴۵) کہ (پنجابی کا محاورہ ہے ’پھورنا‘) اسے پھور دے چلے آرہے ہیں چاروں اطراف توں زمین نوں یعنی تدریجی اور مسلسل ترقی ہو رہی ہے الٰہی سلسلے کی۔ اس تدریجی ترقی چاہے وہ دنیا کے مقابلے میں تھوڑی ہو لیکن تدریجی ترقی کو دیکھ کر عقلمند یہ نتیجہ اخذ کرے گا کہ یہ جماعت مغلوب نہیں ہو سکتی۔ کسی زمانہ میں برٹش ایمپائر جو تھی اس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ برٹش ایمپائر پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ نہیں ہوتا تھا ساری دنیا میں ان کی ایمپائر قائم تھی۔ وہ زمانہ بدل گیا اب برٹش ایمپائر بھی قریباً ختم ہو گئی اور ان پہ سورج غروب ہونے لگا لیکن آج یہ حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا اور اس سے بھی بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ ہر سورج جو ہر صبح کو چڑھتا ہے وہ جماعت کو تعداد میں زیادہ اور طاقت میں مضبوط تر پاتا ہے۔ یہ اللہ کی شان ہے۔ بڑی تبدیلی دنیا کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ جہاں لوگ ابھی احمدی نہیں ہوئے ان پہ بھی اتنا اثر ہے کہ مثلاً غانا میں میں گیا ہوں تو اگر کوئی انجان دیکھے تو وہ سمجھے گا کہ یہاں کوئی غیر احمدی ہے ہی نہیں۔ اس

طرح عوام سارے کے سارے ہی پیار لینے اور برکت لینے کے لئے سڑکوں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے جہاں سے ہماری کار گزرتی تھی۔ اس کے کچھ نظارے شاید تصویروں میں آپ کو دکھائیں گے، آپ کے ضلعوں میں دکھائیں گے، آپ کی مختلف بستیوں میں دکھائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر آپ کو پتا لگے گا لیکن وہ جو نظارے ہیں اگر وہ دیکھیں تو آپ کو نظر آ جائے گا کہ ہر قصبہ جو ہے وہ سڑک کے کنارے آ جاتا تھا لیکن میں نے بتایا کہ آبادی ان کی ہے قریباً ستر لاکھ کم و بیش۔ اور اس میں سے پانچ لاکھ سے دس لاکھ احمدی ہو چکا ہے۔ تو بڑا اثر ہے۔ کسی نے مجھے بتایا ہے کہ جو وہاں کے ذمہ دار ہیں انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ اس قدر اثر اور رسوخ حاصل کر چکی ہے ہمارے ملک میں کہ ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ نائیجیریا بہت بڑا ملک ہے وہ تو قریباً چھ سات کروڑ شاید آٹھ کروڑ کی آبادی ہے صحیح مجھے نہیں علم لیکن بہت بڑا ملک ہے، اس کے حالات بدل گئے۔ یورپ جو اسلام کا نام گالی دیئے بغیر نہیں لیتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ان لوگوں پر اور اب وہ عزّت اور احترام کے ساتھ اسلام اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام لینے لگے ہیں۔ ابھی حال ہی میں تثلیث تین خداؤں کے ماننے والوں کی طرف سے یہ اعلان ہوا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کو مل جُل کر کے کام کرنا چاہیئے کیونکہ ہر دو مذاہب خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے ہیں۔ تو دل اور دماغ تثلیث کو چھوڑ کے ایک خدا کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ پتا نہیں ان کے دماغ میں کچھ ریزرویشنز (Reservations) بھی ہوں گی شاید ابھی کھل کے بات تو نہیں ہوئی لیکن حرکت ایک خدا کی طرف ہے۔ تحریک جدید جو اللہ تعالیٰ نے جاری کروائی آہستہ آہستہ سال بسال بڑھتی ہوئی یہ شکل اختیار کر گئی۔

اب میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ پچھلے سال میں نے ٹارگٹ پندرہ لاکھ سے بڑھا کر اٹھارہ لاکھ کر دیا اور اس مخلص احمدی جماعت نے اٹھارہ لاکھ سے زیادہ کے وعدے کر دیئے لیکن اس وقت تک اُس نسبت سے وصولی نہیں ہوئی۔ پچھلے سال سے زیادہ ہے وصولی لیکن اس نسبت سے وصولی نہیں ہوئی۔ اس لئے ایک تو میں اس طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اٹھارہ لاکھ بہرحال رقم جمع ہونی چاہیئے۔ تحریک جدید

کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت ڈالی کہ ساری دنیا میں اس کی شعاعیں ہمیں نظر آنے لگی ہیں اس میں کوئی کمی اور خامی نہ رہ جائے اور یہ مقروض نہ ہو جائے۔ کمی تو انشاء اللہ جس طرح بھی ہوگا نہیں رہنے دیں گے لیکن پریشان نہ کریں تحریک جدید کے ادارہ کو۔ اٹھارہ لاکھ کی بجائے اٹھارہ لاکھ پچاس ہزار کے وعدے ہوگئے لیکن وصولی میں اس وقت تک پچھلے سال سے صرف تیس پینتیس ہزار کی زیادتی ہے حالانکہ ڈیڑھ لاکھ کی زیادتی ہونی چاہیئے تھی۔ ایک چیز جو بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ کی اور اسی کی عطا ہے وہ تدریجی ترقی جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی ہے۔ پہلے سال جب تحریک شروع ہوئی ۳۶۔۱۹۳۵ء میں تو کل وصولی ایک لاکھ بھی نہیں تھی۔ ستانوے ہزار آٹھ سو اٹھاسی کی وصولی تھی۔ پھر دس سال کے بعد ۴۵۔۱۹۴۴ء میں یہ آمد بڑھ کر تین لاکھ پینتیس ہزار چھ سو اٹھتیس ہوگئی پھر ۴۵۔۱۹۴۴ء کا سال ہے اس میں ایک اور خصوصیت بھی ہے۔ میں نے ایک دفعہ ان کے رجسٹر منگوائے اور ان کا مطالعہ کیا تو مجھ پر یہ بات عیاں ہوئی کہ ۴۵۔۱۹۴۴ء سے قبل ہندوستان سے باہر تحریک جدید کا کوئی چندہ نہیں تھا رجسٹروں میں۔ دیتے ہوں گے بعض لوگ احمدی تو ہو گئے تھے۔ قربانی بھی کرتے ہوں گے لیکن منظّم طور پر ان کی مالی قربانیاں رجسٹروں میں باندھی نہیں گئی تھیں۔ ایک پیسہ بھی نہیں تھا اور پھر یہ حال ہے کہ کروڑوں روپے کی آمد تحریک جدید کی مدّ میں دنیا کے سارے ممالک کی آمد اگر کٹھی کی جائے تو ہو جاتی ہے اور پاکستان سے باہر جماعت احمدیہ مضبوطی کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑی ہوگئی ہے اور یہاں سے ایک پیسہ بھی باہر بھجوانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اگر پڑتی اور قانون فارن ایکسچینج کی تنگی کی وجہ سے پیسہ باہر نہ جانے دیتا تو باہر کے کاموں میں روک پیدا ہو جاتی مگر قبل اس کے کہ دنیا میں اس قسم کی تنگی ظاہر ہوتی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس قسم کی تنگیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسا سامان پیدا کر دیا کہ پاکستان سے باہر کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہوگئیں اور جو ابھی ترقی پذیر ہیں ان کے لئے بیرون پاکستان کی جماعتیں اپنی ضرورت سے زیادہ قربانی دے رہی ہیں اور اپنے بھائیوں کی امداد کر رہی ہیں جہاں ضرورت پڑے۔

پھر اس کے بعد آیا ۶۶۔۱۹۶۵ء کا سال۔ اب تحریک کو شروع ہوئے اکتیس سال ہوگئے۔ یہ اکتیسواں سال ہے اور اکتیسویں سال میں تحریک جدید کی آمد تین لاکھ پچانوے ہزار چھ سو

انہتر تھی یعنی ۴۵۔۱۹۴۴ء کے تین لاکھ پینتیس ہزار سے بڑھ کے تین لاکھ پچانوے ہزار ہوئی۔ یہ زیادتی بہت کم ہوئی۔ اس میں ایک تو غالباً اثر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیماری کا بھی شاید واللہ اعلم۔ پھر اکتیسویں سال یعنی ۱۹۶۵ء میری خلافت کے سال سے چودہ سال کے بعد اس کی آمد تین لاکھ پچانوے سے بڑھ کر چودہ لاکھ چوالیس ہزار ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے اور سال رواں میں جس کی آمد کا رجسٹر بند نہیں ہوا اٹھارہ لاکھ آپ نے انشاء اللہ تعالیٰ بہر حال ادا کرنے ہیں یہ یاد رکھیں اچھی طرح اور چونکہ ابھی آمد کا اکاؤنٹ بند نہیں ہوا اس لئے آئندہ سال کا جو میں اعلان کر رہا ہوں اس میں بھی ٹارگٹ اٹھارہ لاکھ کا ہی رکھ رہا ہوں۔ خدا آپ کو توفیق دے کہ آپ سال رواں سے بڑھ کر قربانی دیں اس مد میں بھی اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم صحیح طور پر ان اموال کو خرچ کر سکیں اور بہتر سے بہتر نتیجہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول کر کے ان کا نکالے۔ باہر کی جماعتوں نے اس قدر ترقی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بعض جگہ اس طرح بارش کی طرح نازل ہو رہی ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مثلاً غانا میں ۱۹۷۰ء میں میں نے جو نصرت جہاں آگے بڑھو کی سکیم جاری کی میں مغربی افریقہ کے چھ ملکوں میں، غانا ان میں سے ایک ملک ہے۔ غانا میں جو تحریک کے چندے نیز دوسرے چندے ہیں ان کی بات میں نہیں کر رہا صرف نصرت جہاں کی آمد جو ہسپتالوں سے ہوئی ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ ہسپتالوں کی آمد صرف اس وقت ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ڈاکٹر کے ہاتھ میں شفا دے اور امیر لوگ بھی ہمارے کلینکس (Clinics) کی طرف بھاگے چلے آئیں ورنہ تو آمد ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ ہمارے ہسپتال کلینکس (Clinics) سے ہاسپٹل (Hospital) بن گئے یعنی عمارتیں بنا لیں انہوں نے بڑی بڑی اور ہمارے ہسپتالوں نے جتنی تعداد میں وہ تھے اتنی تعداد میں ہی سکولوں کے اخراجات برداشت کئے۔ شروع میں بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں پھر حکومت کی امداد ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ وہاں میں نے جو ڈاکٹر بھیجے (چار ہسپتال ہیں غانا میں) چار کا مجموعی سرمایہ جو میں نے منظور کیا بیرون پاکستان کی جماعتوں سے وہ دو ہزار پونڈ تھا۔ دو ہزار کو یاد رکھیں دو ہزار پونڈ۔ دو ہزار پونڈ آجکل ان کی کرنسی گری ہوئی ہے اس کے لحاظ سے بھی قریباً زیادہ سے زیادہ دس ہزار

سیڈیز بنیں گے اس سے کام شروع کیا دعا کے ساتھ عاجزی کے ساتھ۔ جو ڈاکٹر جاتے تھے ان کو کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ سے برکت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ورنہ ناکام ہو جاؤ گے اور اب جب میں چلا ہوں تو میں نے عبدالوہاب بن آدم سے پوچھا کہ سارے اخراجات نکال کے تمہارے پاس ریزرو میں کتنی رقم ہے تو انہوں نے کہا کہ کام دس ہزار سیڈیز سے شروع ہوا تھا اب پچیس لاکھ روپے بینک میں ریزور پڑا ہوا ہے۔ اس واسطے وہاں ہمیں کوئی وقت نہیں۔ وہ کہتے ہیں حکومت مطالبہ کرتی ہے کہ مریضوں کیلئے اور وارڈز بنائیں۔ تو ہمارے پاس پیسہ ہے ہم کہتے ہیں تم ہمیں سیمنٹ دے دو وہاں کنٹرول پہ ہے سیمنٹ تنگی ہے۔ میرے جانے کا ان کو یہ بھی فائدہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ برکت دی کہ سو بوری سیمنٹ کی مشکل سے ملتی تھی۔ بعض ہماری عمارتیں سکولوں ہسپتالوں کے بعض حصے سال، ڈیڑھ سال سے شروع ہوئے ہوئے ہیں اور وہ ختم ہی نہیں ہو سکے کیونکہ سیمنٹ نہیں مل رہا۔ اب انہوں نے کہا ہے شاید دو ہزار یا اڑھائی ہزار بوری ایک پرمٹ میں سینکشن (Sanction) کر دی ہے انہوں نے۔ مجھے موقع ملا میں نے ان کے وزرا کو سمجھایا۔ میں نے کہا کام کر رہے ہیں، تمہاری خدمت کر رہے ہیں دولت کمانے تو نہیں آئے اس ملک میں خادم کی حیثیت سے آئے ہیں اور تم جانتے ہو۔ (وہ سب جانتے ہیں) تو ہمیں یہ روکیں کیوں ستا رہی ہیں۔ تو اللہ نے فضل کیا انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔

اس وقت جو میرے دورے کا پس منظر ہے وہ آپ کو بتا رہا ہوں وہ ہے تحریک جدید یعنی جو کام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شروع کیا بڑی دعاؤں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق اُسی کو ہم نے پھر آگے چلایا نا اور اللہ تعالیٰ ہر سال پہلے سے زیادہ برکتیں ڈالتا ہے اور اپنی نعمتوں سے ہمارے گھروں کو بھر دیا اور بیوقوف ہے وہ احمدی جو ان نعمتوں کو دیکھ کے سمجھتا ہے کہ اس نے اپنے زور بازو سے یا اپنی تدبیر سے یا اپنے مال و دولت سے یا اپنے اثر و رسوخ سے ان نعمتوں کو حاصل کیا۔ قرآن کریم یہ اعلان کر چکا ہے اور خدا اور قرآن اس کا کلام جو ہے وہ سچا ہے کہ تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اپنے پاس سے تم کچھ نہیں لے کے آئے۔ اس واسطے جماعت احمدیہ پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ

کی حمد کرنا جو میں نے آپ کو ماٹو دیا تھا جلسے پر دو ایک سال ہوئے جتنی حمد آپ خدا کی کر سکیں وہ تھوڑی ہے خدا اتنا مہربان ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ منصوبہ بنایا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ بشارت دی کہ آخری زمانہ میں پھر اسلام ایک تنزّل کے بعد ساری دنیا پر اپنے حُسن اور نور کے ذریعہ غالب آئے گا اور ایک جماعت پیدا کی جائے گی اس کام کے لئے۔ مہدی آئیں گے۔ مہدی جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عاجز عبد کیونکہ قُلْ یٰعِبَادِیَ (الزمر:۵۴) بھی کہا گیا ہے نا۔ بعض لوگ اس فقرے پہ اعتراض کر سکتے ہیں باہر والے اس واسطے میں وضاحت کر دوں۔ محمد رسول اللہ صلّی علیہ وسلم کے ایک عاجز عبد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت کرنے والے۔ ایک ہے فلسفہ وہ تو علیحدہ رہا میں نے دوسروں کو بھی پڑھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھا اور کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا کہ جس قدر پیار اور محبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی وہ کسی اور جگہ ہمیں نظر نہیں آتی اور جو اعلان کیا گیا تھا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (اٰل عمران:۳۲) اس واسطے اس اعلان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فانی ہونے کی وجہ سے اس قدر پایا کہ کسی اور نے نہیں پایا اور پھر جو پایا وہ مخلوق کے لئے وقف کر دیا۔ ایک جماعت پیدا کر دی جو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے مخلوق خدا کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی حمد کریں، حمد کریں اور حمد کرتے ہوئے آپ کی زبانیں نہ تھکیں اور دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے اس دنیا کے لئے یہ قانون بنایا ہے کہ تدبیر کو اپنی انتہا تک پہنچاؤ تو حمد کریں اور دعا کو انتہا تک پہنچائیں اور تدبیر کریں اور تدبیر کو انتہا تک پہنچائیں تا زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے ہوں تا زیادہ سے زیادہ ہمارے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ اچھے بہتر نتائج ہمارے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے نکالے۔

یہ وقت آ گیا ہے توحید خالص کے قیام کا۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے دو بار بڑے ہی پیار کا اظہار کیا اور اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ توحید باری کا وقت آ گیا اور توحید باری کے قیام

کے لئے ہم نے انتہائی قربانیاں دینی ہیں اور اس کے لئے جماعت کو تیار ہونا چاہیئے۔ دو دفعہ ہوا یہ واقعہ۔ میں رات کے وقت آنکھیں بند کر کے توحید کا ورد کر رہا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اس حالت میں میں نے دیکھا کہ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (الجمعة:۲) آیا ہے نا۔ ساری کائنات توحید باری کا ورد کرتی ہے تو میری آنکھیں بند تھیں اور میں نے دیکھا کہ ساری کائنات کا ورد میرے پاس سے 'Liquid' پانی کی شکل میں بہتا ہوا چلا جا رہا ہے، آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور میرے کان آواز بھی اس کی سُن رہے ہیں یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آہستہ آہستہ اپنے دل میں میں کہہ رہا تھا اور یہی آواز کائنات کی میرے کان بھی سن رہے تھے اور میری روحانی آنکھیں دیکھ بھی رہی تھیں اور وہ ایک نہ ختم ہونے والا جس طرح سمندر ہو ہلکے انگوری رنگ کا اور وہ صوتی لہریں تھیں جو آگے بڑھ رہی تھیں یعنی ایک لہر آتی تھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آگے بڑھ جاتی تھی ایک دوسری پیچھے پھر دوسری پیچھے عجیب کیفیت تھی مزے کی اور اس واسطے میں تو اپنے یقین پر قائم ہو گیا ہوں کہ دہریت، اشتراکیت آ گئی نا جو سب سے بڑی دہریت ہے اور شرک جو ہزاروں قسم کا ہے اور جس میں ایک تثلیث بھی ہے اور خدا تعالیٰ سے دوری، یہ سب زمانے ختم ہو کے توحید باری کا قیام نوع انسانی کی زندگی میں عنقریب اس صدی کے اندر جیسا کہ میں نے پہلے اعلان کیا قائم ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی چیز کو بتانے کے لئے وہ پیار کا جلوہ جو میں نے دیکھا اس پیار کو تو میں بیان نہیں کر سکتا، اس احساس کو میں نے تھوڑا سا بیان کر دیا ہے تو دعائیں کریں اور تدبیر کو انتہا تک پہنچائیں اور اس تدبیر کا ایک حصہ تحریک جدید ہے جس کے نئے سال کا میں نے اعلان کیا ہے اور وہ سارے منصوبے جو جماعت احمدیہ کے نظام میں بنائے جاتے ہیں ان کے لئے کام کرنا اور فتنہ اور فساد پیدا کئے بغیر انہیں کامیاب کرنے کی کوشش کرنا اور محبت اور پیار کے ساتھ اپنے دشمن کے دل کو بھی جیتنا اور اس بات کا قائل کرنا کہ تم ہمارے دشمن ہو سکتے ہو ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں۔ بڑا عظیم مذہب ہے تفصیل میں کچھ شاید اللہ توفیق دے تو میں بتاؤں گا پھر۔ اسلام بڑا اثر رکھتا ہے اگر صحیح طور پر پیش کیا جائے۔ اس بات کو منوانے میں تو میں کامیاب ہو گیا پریس کو تو ایک تصویر کے نیچے انہوں نے صرف تین لفظ لکھے

تین لفظ نہیں بنتے زیادہ بنتے ہیں 'Hatred For None and love for all' چار پانچ کہ کسی سے نفرت نہیں پیدا کی اسلام نے ہمارے دلوں میں اور ہر انسان کے لئے ہر شے کے لئے محبت پیدا کی اور یہ چیز تو ان کے لئے انہونی ہے نا کیونکہ دنیا میں ایسی قوم بھی ہے جو کسی سے بھی نفرت نہیں کرتی۔ آپ تاریخ دیکھیں، اخبار پڑھیں آپ ہر شخص کو کسی نہ کسی سے نفرت کرتے پائیں گے۔ جماعت احمدیہ کا حقیقی فرد، حقیقی میں کہہ رہا ہوں یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ حقیقی بنیں، جماعت احمدیہ کا ہر حقیقی فرد ایسا ہے جو کسی سے نفرت نہیں کرتا، ہر ایک سے پیار کرتا اور اس کا خیر خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور جو ہمارے بھائی ہیں ان کو اسلام کی اس حقیقت کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)